منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بانجیل | گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

اخبار جو بزبان اردو ہر سنیچر کو شائع ہوتا ہے

منشورِ محمدی

چو منشور ظلمت زد از نور جہان | ز فضل خدا خیلے مشہور شد | ہمہ عندیات پوادر ازو | بگنج عدم بار مستور شد | دلم گفت تا گو بصفحہ چنین | عیان سر خاتم ز منشور شد

نمبر ۳۲ | مطبوعہ ۱۵ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۱ ہجری | جلد ۱۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر تن کو نہی ایک دین سے نسبت | ہے حمد خدا قلم کی ملت
پا بین اس سے جود و زبان بین | بیکار انہین نہ لوگ جانین
دونون دیتے ہین گواہی | تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکہتا ہے جو یہ چاک سینہ | ہے عاشق شاہد مدینہ
یہ وہ ہے کہ جس نے قبل آدم | آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکہا سر لوحۂ زبرجد | منشور رسالت محمدؐ
اللہ اللہ اے پیمبر | صدقے جاے فصیح تجھ پر
اغاز نے تجھسے پایا انجام | انجام کو تو نے بخشا اعلام
تو جب سے ہے جب سے تو نہین تنہا | رب سے کوئی رو برو نہین تنہا
اے تجھ پہ درود اور مقرر | تیرے اصحاب آل سب پر
ہے تیرے ہی فیض سے از اغاز | منشور محمدی یہ ممتاز
پرچہ ہے اک حبیب تمثال | اب ختم ہوا ہے بارہوان سال
جوبن پر اسکے یہ جوانی | ہے لذت عمر جاودانی

ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال | اس چودہ صدیمین تر ہوا زسال
عاشق کی بجا ہے ناشکیبی | ظاہر ہے اسکی دل فگر ہی
کلمہ پڑہتے ہین اسکا ہر آن | راہب قسیس اہل صلبان
آمادہ ہے غیر دین کے رد پر | تازان ہے بہت تری مدد پر
امت تیرے یہی ہے امید | رکہیگی عزیز اسکو جاوید
کہتا ہے سب سے یہ پکارے | ای مومنوای نبی سے پیارے
دیکہو مرے مہتمم کی قسمت | حق نے اسے دی ہے کیا سعادت
وہ مرد شریف پاکدین ہے | اسلام کا دل سے جو معین ہے
مین سعی سے اسکے ہون گرامی | وہ میرے سبب ہوا ہی نامی
سنکر مری معدلت بیانی | لازم ہے تم کو قدر دانی
ہے تکیہ مرد گر ہو دیندار | دل بیچ سکے ہو مرے خریدار
قیمت مین بے بہا ہون لیکن | ملنا مرا سہل یون ہے ممکن
تم حق شیوع مہتمم کو | فوراً زر نقد پانچ بیسجو
زر پا کی بدل وہ مرد دانا | کرتا رہیگا مجھے روانا
ہر عشرہ مین سان ہر نگ اکبار | حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار

اشتہار خدمت بابرکت مین مناظرین باتمکین کی واضح ہو کہ تصانیف فرقہ یونی ٹیرین یعنے موحدین عیسائی کے خاص کر مسلمانون کے لئے بس مفید ہین اور یہ فرقہ تثلیث و الوہیت و اصطباغ و کفارہ و شفاعت مسیح کا منکر ہے اور تحریف بائبل کا قائل ہے پس جو رسائل اون کے نہایت مختصر و کم قیمت ہین مقام سوسائٹی بوسٹن وار السلطنت امریکہ سے واسطے طالبین و راغبین مناظرین مومنین کے بندوبست منگایا ہے کہ ہر ہر رسایل مختصر و مطول اونکا سیف قاطع دیا لاحول واسطے نصاری کے ہے جن حضرات کو خریداری اسکی منظور ہو قیمت معہ محصول بذریعہ نکٹ نیم آنہ بھیجکر طلب کریں اور بمقابلہ نصاری کے اسلام کو تقویت و ترقی بخشین اگر رسایل مفصلہ ذیل بالکل نکاس ہو گئے اور رغبت و خواہش حامیان اسلام کی درباب خریداری کتب فرقہ مذکورہ پائی جاویگی تب زیادہ تعداد سے اور زیادہ بڑی کتابین اونچی قیمت سے منگاکر سے اشتہار دونگا اور سب کتابین اونکی انگریزی مین ہے اس لئے کہ اس ملک مین فارسی اردو عربی کوئی نہین بولتا ہے اور انگریزی دان اسوقت ہر جگہہ پر ملجاتی ہین بذریعہ ترجمہ کے برشایق اجرائے کار اپنا کر سکتا ہے۔

نمبر شماری	نام رسایل	در عقاید توحید	تعداد نسخہ جسقدر موجود ہے	تعداد نسخہ ہر صفحہ	قیمت فی رسالہ	محصولڈاک	میزان
۱	سکرپچرل بائبل آف یونی ٹیرین کرسچین	"	۹۰	۲	۰ر	۰ر	۱ر
۲	ای اسٹیٹ منٹ آف بلیف	"	۴	۴	۱ر	۰ر	۱۰ر
۳	اسٹیٹ منٹ انڈ اکسپلی نیشن	"	۲	۲۴	۲ر	۰ر	۲۰ر
۴	بائبل لانگویج	"	۲	۱۲	۲ر	۰ر	۲۰ر
۵	دہی ایم آئی ای یونی ٹیرین	"	۲	۲۴	۲ر	۰ر	۲۰ر
۶	دی مین لائنس آف ریلیجن	"	۱	۱۶	۲ر	۰ر	۲۰ر
۷	یونی ٹیرین پرنسپل انڈ ڈاکٹرائین	"	۲	۲۸	۳ر	۰ر	۳۰ر

اور واضح رہے کہ حقیر نے ایک کتب خانہ انگریزی کتابون کا جو کہ ہند مین بس نایاب ہین اور عیسائی اوسکو برابر چھپاتے آئے لندن و بوسٹن سے خرید کرکے جمع کر دی ہین تاکہ جس مسلمان کو جس مسئلہ بحث عیسائی مین مشکل و لغزش ہو حقیر سے ان کو کامل مدد دینی ملی مخصوص بہ نظر دین اسلام کے اس قدر صرف زر و محنت عمل مین آئی ہے اور بڑی بڑی جلدین بیش قیمت تردید دین عیسوی مین سب ہین اور قرآن کی حمایت و دعوت اسلام کے لئے جو آجتک مین کر وہ دلایل جدیدہ مستحکمہ کبھی اہل ہند نے کسی کتاب مین نہ دیکھا ہوگا گویا قدرت خدا ہے۔

المشتہر المذنب سید احمد حسین محلہ حاجی گنج متصل ڈاکخانہ
سرکاری بلدہ عظیم آباد پٹنہ گورنمنٹ بنگال۔

خط

مخدومی مکرمی جناب مولانا محمد شریف صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم۔ مرقومۃ الذیل فہرست مسلمانان جدید کی دفتر مسجد جامع سے نقل کرکے خدمت شریف مین بغرض اندراج اخبار روانہ کیا ہون درج اخبار کرنے سے آپ کو جزاے خیر اللہ تعالی سے حاصل ہوگی۔

مورخہ ۲ ذیقعدۃ الحرام سنہ ۱۳۰۱ ہجری۔

نیازمند محمد اسماعیل مہطولی

اسلامی نام	عبدالرحمن	عبداللہ	عبدالکریم	عبدالحکیم	عبدالغفور
عمر	۳۰	۳۵	۲۰	۱۹	۲۰
ذات	شیخ	شیخ	شیخ	شیخ	شیخ
ملک	ورسے	ورسے	ورسے	ورسے	ورسے
سکونت کا نام	ہمیرپور	ہمیرپور	ہمیرپور	ہمیرپور	ہمیرپور
روز	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
تاریخ	۱	۱	۵	۵	۱۲
ماہ	ذیقعدہ	ذیقعدہ	ذیقعدہ	ذیقعدہ	ذیقعدہ
سنہ	۱۳۰۱	۱۳۰۱	۱۳۰۱	۱۳۰۱	۱۳۰۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالیحضرت رفیع المنزلت جناب مہتمم مطبع منشور محمدی دام شفقتہ۔ بعد سلام مسنون الاسلام واضح ضمیر منیر ہو کہ یہ نیازمند ایک مضمون آپ کے خدمت مین بھیجتا ہے اور امید ہے کہ آپ اسکو بشرط پسند اپنے اخبار فیض ثمر مین درج فرمائین گے۔ دو پرچہ نورافشان ایک ۵ رجون کا دوسرا ۱۲ رجون کا سنہ ۹۳ء میرے مطالعہ مین گذرے جن مین صاحب نورافشان نے ایک مضمون بعنوان (محمد صاحب یا خداوند مسیح) شایع کیا ہے اس مضمون مین اونہون نے یہ بات ظاہر کی ہے کہ جو بشارت استثنا کے باب ۱۸ کے آیت ۱۷ سے ۲۰ تک اسکا مصداق محمد صاحب نہین ہوسکتے ہین بلکہ حضرت مسیح ہین اور مضمون ہی جہل باتون مین جیسا کہ عیسائیون کا دستور ہے کہ اگر اون سے کسی سوال کا جواب مانگا جاوے تو بجواب جواب بیہودہ قصے اور داستانے بیان کرتے ہین بھرا ہوا ہے اس سے عین اس مضمون کا خلاصہ نکالکر اوسکی تردید لکھکر ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہون امید ہے کہ ناظرین مضمون نورافشان اور اس مضمون کو بغور دیکھکر آپ ہی انصاف فرماوینگے کہ دلائل برجستہ کس کے طرف ہین۔ واضح ہو کہ صاحب نورافشان نے اس مضمون مین صرف ان دو باتون پر بحث کیے ہین کہ اول لفظ بھائیون سے مراد بنی اسرائیل ہین دوم خداوند تعالی نے بنی اسماعیل کو وعدہ برکت دینی نہین کیا بلکہ دینوی برکت کا وعدہ کیا اور باقی دلایلون سے بابت جو کہ اہل اسلام اس بشارت کے تحقیقات مین اپنے دعوے کے ثبوت کے واسطے پیش کرتے ہین ایک لفظ بھی نہین لکھا ہے سچ تو یہ ہے کہ اونکو کیا مجاز تھا کہ باقی دلایلون کو تردید کرتے۔

واضح مناظرہ یون ہے کہ اگر ایک فریق نے اپنے دعوے کے اثبات مین چھ یا سات دلیلین پیش کیے ہین فریق ثانی کو لازم ہے کہ پہلے اوس کے

327

دلایلون کو بوجوہات معقولہ رد کرے تو پہر اپنے دعوے
کے تائید سے لئے چند دلائل قوی تر جن کو منصف لوگ
پسند کرین بیان کرے سو ہم بصد آداب صاحب مضمون
نورافشان کے خدمت مین عرض کرتے ہین کہ جبکہ آپنے
اس بشارت کو حضرت مسیح پر جمانے کے واسطے کمر باندہی
تو آپ کو ہمارے سب دلایلون کو رد لکہنا لازم
تہا ساتہ ہی یہ بہی لکہنا لازم تہا کہ حضرت موسی حضرت
عیسے کے ساتہ کن کن باتون مین آپ کے عقاید سے موافق
مماثلت ہے شاید آپ نے ہمارے باقی دلایل متعلق اس
بشارت کے نہین سنے ہونگے ۔ اس لئے مین آپ کو سناتا
ہون وآنمخ ہو کہ صاحب نورافشان نے اس مضمون
کو تین دفعہ مین تقسیم کیا ہے دفعہ اول کا خلاصہ یہ ہے
قولہ اونکی بہائیون مین سے یا تیرے بہائیون مین
سے مراد بنی اسرائیل ہی ہین چنانچہ استثنا کے باب ۱۸
۱۵ مین ہے اگر تمہارے بیچ تمہارے بہائیون مین سے
تیرے سرحد مین تیری اس سرزمین پر جسے خداوند
تیرا خدا دیتا ہے کوئی مفلس ہووے تو اس سے سخت
دلی مت کیجیو اور اپنی مفلس بہائی کے طرف سے اپنا
ہاتہ مت کہینچو ۔ یہان سے صاف معلوم ہے کہ تمہارے
بہائیون سے مراد بنی اسرائیل ہین نہ غیر اسرائیلی پہر
استثنا کے ۱۷ باب کے ۱۴ و ۱۵ جب تو اوس زمین
مین جو خداوند تیرا خدا تجہے دیتا ہے داخل ہووے اور
اوسپر قابض ہو تو تو اوسکو اپنا پادشاہ کیجیو ۔
جسے خداوند تیرا خدا پسند فرماوے تو اپنے بہائیون
مین سے ایک کو اپنا بادشاہ کیجیو اور کسی اجنبی کو
جو تیرا بہائی نہین اپنا پادشاہ نہ کر سکیگا پہر استثنا
کے باب ۲۴ ۱۴ تو اپنے غریب محتاج چاکر پر ظلم
نہ کرنا خواہ وہ تیرے بہائیون مین سے ہو خواہ
مسافر ہو جو تیرے زمین پر تیرے پہاٹکون کے اندر
رہتا ہو ۔ یہان سے صاف ظاہر ہوا کہ تیرے بہائیون
مین سے غیر اسرائیلی مراد نہین ۔

اقول یہ آیات آپ کے واسطے کچہ مفید نہین اول
یہ کہ آپ ان آیاتون سے بالتخصیص بنی اسرائیلی
ہے مراد سمجہتے ہین یہ تو باطل ہے کیونکہ ہم کہتے ہین
کہ آیاتون سے بہی تین قوم مراد ہین اول بنی آدم
دوم بنی قطورہ سوم بنی اسماعیل اگر کوئی خاصکر
ان جگہون سے بنی اسرائیلی ہی مراد لیوے تو وہ
خصوصیت بیان کرے ہمارے واسطے مین یہان
صرف بنی اسرائیل ہی مراد لینا تو سراسر غلط فہمی
ہے کیونکہ توریت مین بنی اسماعیل اور بنی ادوم
اور بنی قطورہ بنی اسرائیل کے بہائی قرار دئے
گئے ہین اور خداوند تعالی بنی اسرائیل کو ان کے
ساتہ نیک سلوک کرنے کے واسطے سفارش کرتا
ہے دیکہو کتاب پیدائش باب ۱۶ - ۱۲ و باب ۲۵
۱۸ - جنمین بنی اسرائیل کو بنی اسماعیل کے بہائی
کہا گیا ہے اور کتاب استثنا باب ۲ - ۸ کتاب
گنتی باب ۲۰ - ۱۴ مین بنی آدم کو بنی اسرائیل
کے بہائی کہا گیا ہے اور کتاب استثنا کے باب
۲۳ - ۷ مین یون ہے کہ تو کسی ادومی سے نفرت
نہ رکہیو کیونکہ وہ تیرا بہائی ہے ۔ اب منصف غور فرماوے

کہ جب خداوند تعالی نے ان سب قومون کو آپسمین
ایک دوسرے کے بھائی کہا ہے اور ایک قوم سے حق
مین سفارش بھی کئے ہے پھر ان آیاتون سے کیونکر
معلوم ہووے کہ خاصکر بنی اسرائیل ہی وہان
مراد ہین بلکہ یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہان بھی
خداوند تعالی بنی اسرائیل کو ان تین قومون
کے حق مین سلوک کرنے کے لئے سفارش کرتا ہے
اور جہان لفظ بھائی توریت مین صرف بنی اسرائیل
کے حق مین بولا گیا ہے تو وہان ساتھ اوس کے
بنی اسرائیل کی بھی قید آئی ہے دیکھو کتاب استثنا
کے ۳ باب کے ۱۸ - تم اپنے بھائیون بنی اسرائیل
کے آگے ہتیار بند ہوگے - اور کتاب سلاطین
کے باب ۱۲ - ۲۴ اپنی بھائی بنی اسرائیل سے لڑائی
نہ کرو یہان خداوند تعالی دو گروہ بنی اسرائیل
کو اپنی بھائی دس گروہون کے ساتھ جو ان سے
ناموافق تھے سفارش کرتا ہے اگر بالفرض اس
بشارت مین لفظ بھائیون سے خاصکر بنی اسرائیل
ہی مراد لیوین تو پہلے آپ یہ ثابت کیجئے کہ بنی اسماعیل
بنی اسرائیل کے بھائی نہین ہین اور نہ ان کو توریت
مین ایک دوسرے کے بھائی کہا گیا ہے - دوم ہمارے
باقی دلایلون کو جن سے یہ بشارت آنحضرت کے
حق مین ثابت ہوتی ہے تردید لکھینگے - اور شرایط
اس بشارت کے حضرت مسیح پر ثابت کیجئے پس جبکہ آپ
یہ نہین ثابت کر سکتے ہین تو ہمارا دعوے درست
رہا دفعہ دوم کا خلاصہ یہ ہے -

قولہ دوم میرا یہ قیاس کہ الفاظ تیرے بھائیون مین
سے یا ان کے بھائیون مین سے کسی غیر اسرائیلی کے
حق مین وارد نہین ہے (الی قولہ) اگر ناظرین غور سے
اتہارہ باب استثنا کا تمام وکمال مطالعہ کرین خصوصًا
نوین آیت سے اخیر تک ان کو معلوم ہو جاویگا جن
نبوت کے نسبت بحث ہو رہی ہے یہ نبوت اسوقت
کہی گئی تہی جب کہ موسی کو خدا کے طرف سے پیغام
آیا کہ تم یردون کے پار نہین جاؤگے بلکہ اوس کے
پورب کے طرف مرجاؤگے (الی قولہ) حضرت موسی
بنی اسرائیل کے بہتری کے لئے فکرمند ہوکر اون کو
اکٹہا کرکے اور ان کو وعظ ونصایح کرنے کے بعد اس
بشارت سے تسلی فرماتا ہے - (الی قولہ) بنی اسرائیل
موسے کی موت کی خبر سنکر گہبرا گئے تہے حضرت موسی انکی
تسلی کرتا ہے اور کہتا ہے تم مت گہبراؤ مین تو مرجاتا
ہون لیکن خداوند تمہارا خدا تمہارے بھائیون مین
سے ایک نبی قایم کریگا وہ تم کو ہدایت کریگا تم اسکی
سنیو (الی قولہ)

اقول بہت اچہا یون ہی سہی یہ تو ہمارے واسطے
کچہ مضر نہین کیونکہ ہم یہ کہتے ہین کہ جب حضرت موسی
نے بنی اسرائیل کو اپنی موت کی خبر سنائی تو بنی اسرائیل
نہایت غمگین ہوے تو پس حضرت موسی اون کو
تسلی فرماتا ہے کہ خداوند تمہارا خدا تمہارے بھائیون
مین سے (یعنے بنی اسماعیل سے) میرے مانند ایک نبی قایم
کریگا اگر بنی اسرائیل یہان مراد ہوتے تو حضرت
موسی یون فرماتے تمہارے مین سے یا تمہارے اولاد مین

مین سے کیونکہ اوسوقت حضرت موسی نے سب بنی اسرائیل
اکہٹے کئے تہے چنانچہ خداوند تعالی ہی اون کو اسیطرح
تسلی فرماتا ہے کہ مین اون سے لئے ان کی بہائیون
مین سے تجہسا ایک نبی قایم کرونگا اگر یہ بشارت
حضرت مسیح سے حق ہوتی تو خداوند تعالی یون فرماتا
ان مین سے یا اون کے اولاد دن مین سے - پس جب
ہمنے اچہی طرح دفعہ اول مین ثابت کیا کہ اون سے
بہائیون مین سے بنی اسرائیل مراد نہین بلکہ بنی اسمایل
پس اس سے صاف ظاہر ہوا کہ حضرت موسی بنی اسرائیل
کو آنحضرتؐ کے مبعوث ہونے کی بشارت سے تسلی کرتا
ہے ہم عیسائی بہائیون سے پوچہتے ہین کہ حضرت مسیح
کے آنے سے بنی اسرائیل کو کیا تسلی و تشفی حاصل ہوی
اور انہون نے کس بت پرست قوم کو بت پرستی سے
نکال کے ہدایت کیا اور کونسا انتظام اون کے واسطے
بنایا جیسا آنحضرتؐ نے سب بت پرستی و آفتاب پرستی
وغیرہ بدعات مخلوق پرستی محو کئے اور یہودیون کو
بہی غلطیون اور گمراہی سے متنبہ کرکے راہ راست
دکہلایا اور ہر ایک قوم کے لئے جیسا کہ لازم تہا نظم و
نسق فرمایا مظلومون کی داد رسی فرمائے اور ظالمون
کو سزا دے سب یہودیون سے ملک آجتک امن و امان
مین ہین وہ جو آپ فرماتے ہین کہ حضرت پطرس وغیرہ
بہی اپنے کلام مین اس بشارت کو حضرت مسیح پر ثابت
کرتے ہین یہ تو سراسر غلط ہے آپنے حضرت پطرس کے
کلام کو کتاب اعمال مین غور سے نہین پڑہا ہوگا یہ کہ سچ
بولنے سے تعصب دشمن گرہوا ہوگا چنانچہ ہمنے حضرت پطرس کے
کلام کو اپنے دلایلون کو اوپر دلیل بنانے آگے چلکے معلوم
ہوجائیگا جو کچہ آپ نے اس دفعہ مین بیان کیا ہے وہ
تو آپ کے لئے کچہ مفید نہین یہ سب ہمارے دعوے کو
تائید کرتا ہے چنانچہ ہم آیندہ کسی وقت بشرط فرصت
مفصل بیان کرین گے دفعہ سوم کا خلاصہ یہ ہے -
قولہ کہ سوم مجہ کو خدا کے کلام سے خاصکر توریت پر
غور کرنے سے صاف معلوم دیتا ہے کہ نبوت یا دینی
برکت بنی اسماعیل پر وعدہ نہین اس لئے بنی اسمایل
کے درمیان کسی نبی کی تلاش کرنا لاحاصل ہے -
(الی قولہ)

اقول وہ صاحب کلام آلہی کا مطلب سمجہنا آپ ہی
کا کام ہے ایسے باتین اپنے عیسائیون کو کہنی چاہیے
اہل اسلام کے پاس ایسے باتین نہین چلتے ہین کیا آپ
نے اتنا بہی نہ سوچا کہ مین کسطرح بے دلیل یہ بات
کہون یہ دہوکہ ہندوون وغیرہ کو دینا چاہیے -
اہل اسلام ایسے دہوکے نہین کہاتے ہین کیونکہ خدا
نے اونکو مادہ علمیت و مایہ فہم بخشا ہے اب ہم آپ
سے پوچہتے ہین کہ یہان کس قاعدہ کلیہ و وجہ خصوصیت
سے آپ فرماتے ہین کہ خدا نے بنی اسماعیل کو وعدہ
برکت دینی نہین کیا جب کہ خداوند تعالی نے حضرت
اسماعیل سے حق مین وعدہ برکت و برومندی
کیا ہے جیسا کہ پیدایش سے باب ۱۶ - ۱۰ و باب
۱۷ - ۲۰ باب ۲۱ - ۱۷ سے ۲۰ تک ظاہر ہے تو
آپ کس وجہ سے سمجہتے ہین کہ ان آیتون مین برکت
دینے کا وعدہ نہین بلکہ صرف برکت دنیوی کا وعدہ

ہے شاید آپ کو کسی جزوی نے خواب مین کہا ہوگا
حالانکہ خدا تعالیٰ اسی طرح حضرت اسحاق کے حق مین
بھی وعدہ برکت کرتا ہے جیساکہ پیدایش کے باب
۱۷ - ۱۷ و باب ۲۶ - ۲ سے ۵ تک ہے شاید آپکو
لفظ ہمیشہ نے شک مین ڈالا ہوگا مگر یہ نہین آپ سمجھتے
ہین کہ توریت مین لفظ ہمیشہ یا ابدالآباد بمعنے مدت
دراز کے ہے اگر نہین تو پھر مہربانی کرکے کتاب پیدایش
کے باب ۱۳ و ۱۰ و باب ۱۷ - ۸ کا مطلب بتلائیے
اگر یہان وعدہ ہمیشہ وابدالآباد ہے تو پھر اسوقت
کہان ہین جبکہ معلوم ہوا کہ توریت مین لفظ ہمیشہ
سے مراد مدت دراز ہے اب ہم کہتے ہین کہ آگے نبوت
اور بزرگی مدت دراز کے واسطے حضرت اسحاق
کے اولاد مین تھے اب حضرت اسماعیل کے اولاد مین
آگئے مین حیران ہون کہ یہ حضرات کیا تعصب سے
مملو ہین جب کہ یہان کچھ پیش نہ چلا جہت لکھدیا کہ
یہان برکت دینوی مراد ہے سو ہم اون سے
پوچھتے ہین کہ بنی اسماعیل کو برکت دینی سے محروم
رکھنا کیا سبب اور کیا تعین خداوند تعالیٰ کو کیا منظور
تھا کیا یہ بھی کوئی مغضوب قوم تھی حاشا وکلا خداوند
تعالیٰ نے اس قوم کے حق مین کہین توریت مین غضب
کا کلمہ نہین بولا بلکہ یہ ایک موعود اور برکت یافتہ
قوم تھی جس طرح خدا نے بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل
کے حق مین وعدہ برکت کیا اس طرح بنی آدم اور
بنی مظہورہ کے حق مین نہین کیا علاوہ بریں خداوند
تعالیٰ بنی اسرائیل پر اونکی برے چال وچلن اور نافرمان

برداری کے سبب سے کئی دفعہ غضبناک ہوا اور ایکدفعہ
ان کو یون فرماتا ہے جیساکہ کتاب استثنا باب ۳۲
۲۱ درج ہے اس آیت مین بیعقل قوم سے مراد بنی اسماعیل
ہین چنانچہ حضرت مسیح بھی بنی اسرائیل کو کہتے ہین
جیساکہ انجیل متی کے باب ۲۱ - ۴۳ ہے یہان بھی
قوم سے مراد بنی اسماعیل ہین کیونکہ بنی اسرائیل
سے بعد بغیر بنی اسماعیل کے کسی اور قوم نے ترقی
نہین پائی جس طرح توریت مین اس قوم موعود کو
(یعنے بنی اسماعیل) قوم بے عقل کہا گیا ہے اسی طرح اسکو
قرآن شریف مین "قوم امی" کہا گیا ہے جیساکہ قولہ تعالیٰ
ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم
آیتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا
من قبل لفی ضلال مبین - یہان تک عام ہے اور اس
کسی مضمون کی تردید مختصراً کی گئی اب ہم اپنے دعوے
کے اثبات مین دلائل برجستہ ناظرین کے سامنے پیش
کرتے ہین تاکہ کالشمس فی النہار روشن ہوجائے اس
بشارت کا مصداق کون ہے واضح ہو کہ اصل عبارت
بشارت مذکورہ کی یہ ہے - مین نے اون سے سنے
مین اون کے لئے اون کے بھائیون مین سے تجھسا ایک
نبی قایم کرونگا اور اپنا کلام اوس کے مونہ مین
ڈالونگا اور جو کچھ مین اوس سے فرماؤنگا وہ ان
سے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میرے کلام کو جن کو
جنہین وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو مین اوس
سے مطالبہ کرونگا لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی
کرے کہ کوئی بات جو مین نے اس سے نہین کہی میرے نام سے

کہے یا جو اور معبودون کے نام سے کہے تو وہ بنی
قتل کیا جاوے۔ انتہی۔ باقی آیندہ
راقم ایک طالب حق از کشمیر۔

بقیۂ جواب نور افشان نمبری ۸ جلد ۱۲
مطبوعۂ یکم مئی سنہ ۸۵ء

قولہ اوسکی مخالفت مین آجتک کسی لامذہب نے کوئی کامل دلیل پیش نہین کی۔

اقول مسیح کی مخالفت آپ لوگ یا دہریہ کرتے ہین جو خدا کے بھی منکر ہین اگر موافقت مسیح مین کچھ دلائل طلب کیجئے تو ہم سے کیجئے امریکہ و انگلنڈ و کلکتہ وغیرہ مین ہزارہا کتابین ہیئت یونی ٹیرین اور دہریون ملحدون کی طبع ہوکر تمام عالم مین شایع ہوتے رہتے ہین ان مین سے کون کون کتاب کا جواب پادری صاحب نے لکھا ہے جو اور دلائل چاہتے ہین ہیئت اور یونی ٹیرین تو اکثر حق بات بیان کرتے ہین لیکن ملحد مسیح کی مخالفت مین دلائل پیش کرتے ہین جسکا جواب پادری صاحب بجز کافر کہنے کے کچھ نہین دیتے ورنہ ان کو ساکت کیا ہوتا جب یہ دعوے کیا ہوتا۔

قولہ رسولون پر اسکا جی اٹھنا ایسا موثر ہوا کہ انکی روحانی حالت اور زندگی بدل گئی اس سے پہلے وہ نہایت کمزور اور ڈرپوکنی تھی لیکن مسیح کو زندہ دیکھکر ڈر اور خوف اونمین نہ رہا اور اونہون نے بڑی دلیری سے ساتھ اسی شہر کی لوگون کی سامنے جہان مسیح پچاس روز پیشتر مصلوب ہوا تھا اور انہین لوگون کے سامنے جنہون نے اوسکو صلیب پر کھینچا تھا مسیح

کی جی اوٹھنے کی گواہی دی۔

اقول حواریون کی گواہی دینا اور اسی شہر اور انہین لوگون مین منادی کرنا دلیل زندہ ہونے مسیح کی نہین ہوسکتی خصوصاً اس حالت مین کہ جب انجیل مقدس سے یہ ثابت نہ ہوا کہ اونکا زندہ نے دیکھنا خواب مین تھا یا بیداری مین اور روحانی تھا یا جسمانی اور دیکھو ڈاکٹر ہگنز صاحب خواب ہی کا بیان کرتے ہین اور جبکہ یوسف ارمیتا شاہی مشیر حواریون کا طرفدار ہوا اور پلاطوس بھی کچھ اسمین چندان اصرار نہ کرے تو کیون نہین وہ دلیری سے ساتھ اپنی خیال کی تصدیق کرین اور حواری پہلے ہی سے مسیح کی گواہی دیتے تھے کچھ اون کے زندہ ہونے کی خیال ہی پر ایمان نہین لائے تھے ہان اگر یہ کہو کہ حواری پہلے سے بے ایمان تھے اور یہ حال دیکھکر ایمان لائے تب بھی کچھ بات تھی مگر اس صورت مین بھی صرف اون کے خیال سے مسیح کا مرکر جینا ثابت نہین ہوسکتا کیونکہ احتمال ہے کہ اونہون نے غلطی کی ہو جیسا کہ آیندہ بیان ہوگا۔ ۔ ۔

باقی آیندہ۔

راقم ایک غریب نانگل ضلع بجنور کا۔

مطبع سراج الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے باہتمام چھپا۔